REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۴ فتح ۱۳۳۸ ہش ۲۴ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۳

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۳ دسمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

## محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب ہندوستان کے تین ہفتے کے دورے پر نئی دہلی روانہ ہو گئے

### آپ بھارتی یونیورسٹیوں میں لیکچرز دینے کے علاوہ آل انڈیا سائنس کانگریس سے بھی خطاب فرمائیں گے۔

لاہور ۲۳ دسمبر۔ امپیریل کالج لنڈن میں شعبہ ریاضیات کے صدر اور رائل سوسائٹی کے فیلو محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب مورخہ ۲۱ دسمبر کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ حکومت ہندوستان نے پاکستان کے اس مایہ ناز سائنسدان کو بھارت کی یونیورسٹیوں میں لیکچرز دینے کی غرض سے مدعو کیا ہے آپ تین ہفتہ تک وہاں مقیم رہیں گے اور اس عرصہ میں وہاں کی یونیورسٹیوں کا دورہ کرنے کے علاوہ آل انڈیا سائنس کانگریس کے اجلاسوں میں بھی شرکت فرمائیں گے۔ یہ کانگریس اگلے ماہ کے اوائل میں بمبئی میں منعقد ہو رہی ہے

تینتیس سالہ ڈاکٹر سلام جنہوں نے گزشتہ سال مشہور عالم انعام "ہاپکنز پرائز" جیتا تھا۔ پاکستان سائنس کمیشن کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے دس بارہ روز قبل انگلستان سے کراچی پہنچے تھے آپ نہ صرف وہ پہلے اور منفرد ایشیائی ہیں بلکہ ممالک دولت مشترکہ کے جملہ سائنسدانوں میں سے وہ پہلے اور منفرد سائنسدان ہیں جنہیں امپیریل کالج آف سائنس لنڈن میں شعبہ ریاضیات کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

— لنڈن میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے —

## بیگم صاحبہ جنرل محمد یوسف خان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

### جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور لنڈن مشن کی مساعی جمیلہ پر اظہار خوشنودی

لنڈن (بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۹ء کو لجنہ اماء اللہ لنڈن کی طرف سے پاکستانی ہائی کمشنر جنرل محمد یوسف خان کی بیگم صاحبہ محترمہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں متعدد اعلیٰ افسران کی بیگمات کے علاوہ بیگم صاحبہ بریگیڈیر سلطان اور لیڈی سر ہیو رلینڈ نے بھی شرکت فرمائی۔

لجنہ اماء اللہ لنڈن کی صدر بیگم اشرف صاحبہ نے محترمہ بیگم صاحبہ جنرل محمد یوسف خان کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں لجنہ کی طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحباً

(باقی صفحہ ۸ پر)

## حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۳ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل کچھ درد کی تکلیف رہی۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

## طالبات جامعہ نصرت ربوہ کی شاندار کامیابی

انتہائی مسرت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جامعہ نصرت ربوہ کی بی۔اے کی دو طالبات نے سونے کا اعزازی تمغہ حاصل کیا اس سلسلہ میں جامعہ کی سابقہ روایات نہایت عظیم الشان ہیں اور اس مرتبہ دو طالبات نے یہ اعزاز حاصل کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ان طالبات کے نام امۃ الرشید غنی صاحبہ بنت مکرم عبد الغنی صاحب اور امۃ الحمید صاحبہ بنت میاں عبد الرحیم صاحب درویش ہیں۔ امۃ الرشید صاحبہ نے بی۔اے کے تمام طلباء عربی میں اول رہ کر دی ایلیر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اور امۃ الحمید صاحبہ نے عربی کی طالبات میں اول رہ کر کے بی چوہدری محمد حسین مبارک علی گولڈ میڈل حاصل کیا۔ جامعہ ہر دو طالبات کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ خدا تعالیٰ اس اعزاز کو ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور یہ کامیابی آئندہ درخشندہ و تابندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

قبل ازیں جامعہ کی دو طالبات محترمہ سیدہ حبیب صاحبہ اور محترمہ سیدہ امۃ المتین صاحبہ نے "کے بی چوہدری محمد حسین مبارک علی گولڈ میڈل عربی کی طالبات میں اول آنے پر حاصل کیا۔

برادران جماعت دعا فرمائیں کہ جامعہ ہمیشہ اپنی ان شاندار روایات کو برقرار رکھے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

## نیپال میں چینی فوج کا داخلہ

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ حکومت نیپال کے حامی اور کھٹمنڈو کے ذی اثر اخبار "کیلانہ" نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ کچھ اور چینی نیپال میں گھس گئے ہیں۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ چینی فوج ڈاڈل دھورا نامی علاقہ میں داخل ہو گئی ہے۔ جو شمال مغربی نیپال میں واقع ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۹ء

# صدر مملکت کی تقریر

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کو کامیاب کرنا۔ ہر سمجھدار اور صاحب رائے پاکستانی کا فرض ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اردگرد کے ان پڑھ اور بے سمجھ عوام پر ان انتخابات کی افادیت ذہن نشین کرنے کے لئے ہر طرح کی مدد دیں۔ یہ امر خوشکن ہے کہ صدر مملکت بہ نفس نفیس ملک کے طول و عرض کا دورہ کر کے عوام کو بنیادی جمہوریتوں کے اصول سے آشنا کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ آپ نے ۱۹ دسمبر کو چنیوٹ میں تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کر کے بڑی وضاحت سے بنیادی جمہوریتوں کی حقیقت عوام کے سامنے پیش کی۔ اور بتایا کہ پہلے انتخابات اور بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں کیا فرق ہے۔ سب سے اہم فرق جو آپ نے بتایا وہ یہ ہے کہ پہلے جو انتخابات ہوتے تھے ان میں حلقہ ہائے انتخابات بڑے وسیع ہوتے تھے اور عوام کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ امیدواروں کے حسن و قبح کو جان سکیں گے۔ لیکن بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی یہ خوبی ہے کہ ہر ووٹر امیدوار کو اچھی طرح جانتا اور پہچانتا اور اندازہ کر سکتا ہے کہ امیدواروں میں سے کون بااحسن طریق اپنا مفوضہ کام سرانجام دے سکے گا اور اس سے کیا کیا امیدیں باندھی جاسکتی ہیں اس لحاظ سے یہ انتخابات پہلی قسم کے انتخابات سے مقابلۃً مفید تر ثابت ہونگے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

”ساتھ کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ انتخابات کا طریق ایسا اختیار کیا جائے کہ ہر شخص خواہ وہ کتنا ہی ناسمجھ ہو اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کر سکے اور ووٹ اسی کو دے جسے وہ دیانتداری سے نمائندہ بننے کا اہل سمجھتا ہو۔ پہلے جو طریق رائج تھا اس میں لوگوں کے لئے یہ ممکن ہی نہ تھا کہ وہ صحیح نمائندے منتخب کر سکیں۔ فرض کرو اگر کوئی شخص سرگودھا یا ربوہ یا چنیوٹ یا کسی اور جگہ سے کھڑا ہوتا تھا تو اسے تیس چالیس میل کے علاقے میں سے ووٹ حاصل کرتے ہوتے تھے اس وسیع علاقے میں سے جو لوگ گھر سے ہوتے پورے علاقے کے لوگ انہیں جانتے ہی نہ تھے اور انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ ان میں سے شریف کون ہے اور غیر شریف کون۔ کونسا شخص اہل ہے اور کونسا نااہل ایک پارٹی کے لوگ آتے اور وہ غریب کو ورغلاتے کہ تم فلاں شخص کو ووٹ دو وہ چلے جاتے تو دوسری پارٹی کے لوگ آتے اور اسے ایک اور ہی شخص کے حق میں ووٹ دینے کی ترغیب دیتے اسی کشمکش میں وہ بلا سوچے سمجھے اور یہ جانے بغیر کہ جس کو میں ووٹ دے رہا ہوں وہ اہل بھی ہے یا نہیں جس کے بھی دباؤ میں آجاتا اس کے حق میں ووٹ دے دیتا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے بنیادی جمہوریتوں میں انتخاب کے چھوٹے چھوٹے حلقے بنا دئے گئے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ جس کو بھی ووٹ دیں گے اس کو اچھی طرح جانتے ہونگے

. . . . . . . .

. . . . . . . کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ اس طرح ناسمجھ سے ناسمجھ بھی اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کر سکے گا۔“

یہ بات صحیح ہے۔ ہمارے عوام ابھی اتنے بیدار نہیں ہیں کہ ملک کے اچھے اور بُرے لیڈروں کی جانچ پڑتال کر سکیں اسلئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ایسے امیدواروں کے متعلق جن کو وہ قریب سے نہیں دیکھتے ہیں کوئی صحیح رائے قائم کر سکیں۔ ہمارے جیسے پسماندہ ملک کے لئے یہی طریق انتخابات مفید ہوسکتا ہے جن ترقی یافتہ ممالک کے عوام سیاسی طور پر بیدار ہوتے ہیں وہاں ہر کوئی اپنے ملک کے سربراہوں کے متعلق صحیح صحیح معلومات حاصل کر سکتا ہے ایک تو انہیں خود شوق ہوتا ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کے اوصاف معلوم کریں دوسرے ایسے ممالک میں جہاں ہر کوئی اخبارات پڑھنے کا عادی ہوتا ہے۔ اخبارات کے ذریعہ عوام ملکی معاملات سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اور ان کو تقریباً ہر بڑے شخص کے خیالات اور اعمال کے متعلق پوری پوری معلومات حاصل ہوتی ہیں لیکن ہمارے ملک میں یہ بات ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ عوام کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو ملکی حالات تو کیا اپنے شہر کے حالات سے بھی کماحقہ واقف نہیں ہوتی۔ اس لئے جہاں بڑے بڑے حلقہ ہائے انتخابات ہوتے ہیں ہمارے عوام امیدواروں کے اوصاف سے قطعاً واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کو انتخابات سے براہ راست کوئی دلچسپی پیدا نہیں ہوتی اسلئے ہمارے عوام کو ہر کوئی دھوکہ دے سکتا ہے اور ایک ہوشیار مگر نالائق آدمی کئی طریقوں سے ان کا ناجائز فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن بنیادی جمہوریتوں کی صورت میں جیسا کہ صدر مملکت نے واضح کیا ہے ناسمجھ سے ناسمجھ ووٹر کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ کس کو ووٹ دے رہا ہے اسی طرح صدر مملکت نے بعض اور بھی نہایت اہم باتوں پر روشنی ڈالی چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

”بنیادی جمہوریتوں کے تحت جو ادارے قائم کئے جائیں گے ان کے لئے آپ کو چاہیئے . . . . . . . .

. . . . . کہ آپ اہل ترین لوگوں کو منتخب کریں۔ ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ ہمارے لوگ مذہبی قبائلی اور علاقائی تعصب کے چکر میں پھنس جاتے ہیں یہ بات قومی ترقی کے نقطہ نگاہ سے بہت خطرناک ہے اگر آپ لوگ ان چیزوں کو اپنی خاطر نہیں چھوڑ سکتے تو ملک کی خاطر ان چیزوں سے جلد سے جلد چھٹکارا حاصل کریں اس قسم کی باتیں اس وقت تک گوارا کی جاسکتی تھیں کہ جب ہم غلام تھے اور ایک غیر ملکی حکومت ہم پر مسلط تھی۔ اب جب کہ ہم آزاد ہیں ایسی باتیں ہمیں کسی طرح بھی زیب نہیں دیتیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ہر قسم کی تفریق کو یکسر بھلا دیں لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ ہر بات کی بھی ایک حد ہوتی ہے اس سے تجاوز کرنا کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا ملکی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ آپ یہ نہ کہیں کہ یہ ارائیں ہے یا جاٹ ہے یا اور کسی قوم سے تعلق رکھتا ہے بلکہ ہمیشہ یہ سوچیں کون اچھا پاکستانی ہے اور قوم و ملک کے لئے کون زیادہ اچھا کام کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ (تالیاں اور نعرے)

ایک زندہ اور آزاد قوم کا ایک عظیم وصف یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ ملک و قوم کے صحیح مفاد کے مقابلہ میں چھوٹی چھوٹی باتوں اور چھوٹے چھوٹے تفرقوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتی۔ جہاں ملکی مصالح کا سوال ہو وہ ایسے تفرقوں کو پس پشت ڈال دیتی ہے اور کسی قیمت پر ملک و قوم کا نقصان برداشت نہیں کرتی۔ یہ وصف تمام ترقی یافتہ اقوام کے افراد میں لازماً پایا جاتا ہے۔ جب قوم و ملک کے مصالح ان کے سامنے ہوں تو وہ باہمی اختلافات کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں اسی وجہ سے وہ قومیں ترقی کر جاتی ہیں کیونکہ جو کام سارے ملک کے مفاد کے پیش نظر ہو اور جس میں ہر ایک کو یکساں دلچسپی ہو وہ یقیناً بخیر و خوبی سرانجام پاتا ہے اور اس سے سارے ملک کے ساتھ ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم اجتماعی کاموں میں متحدہ قوت خرچ کرنے کی بجائے اپنی قوت کو ایک دوسرے کی تخریب میں صرف کر دیں اور ملک میں لاحاصل تنازعات کا طوفان لاتے رہیں تو اس سے نہ صرف یہ ہے کہ ہم کوئی ملکی کام بااحسن طریق سرانجام نہیں دے سکتے بلکہ ان قوتوں کو جو ملکی مفاد کے کام آتیں ملک کی تخریب میں استعمال کرتے ہیں جس سے نہ صرف ملک و قوم تباہ ہوتے ہیں۔ بلکہ نتیجۃً خود افراد بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور مختلف گروہ اپنی طاقت ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی وجہ سے خود بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔

ایک آزاد قوم کے لئے نسل۔ رنگ اور مذہبی عقائد میں اختلافات کوئی اہمیت نہیں رکھتے اس میں ہر فرد اپنی جگہ ایک قوت ہوتا ہے اور فرد اپنے مخصوص اوصاف کا فائدہ ملک کو پہنچاتا ہے۔ جس سے سب کی بہبودی وابستہ ہوتی ہے۔

ایک بات جو صدر مملکت نے گذشتہ سال کے خاموش اور پرامن انقلاب کے متعلق کہی وہ نہایت اچھی ہے اور اگر اس پر عمل کیا جائے تو ملک و قوم یقیناً ترقی کی شاہراہ پر آگے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آپ نے شروع میں فرمایا کہ

”جس وقت انقلاب آیا اس وقت عوام میں سے بعض لوگوں نے کہا بھی کہ فلاں فلاں شخص سے انتقام لیا جائے میں نے لوگوں کا ایسا کوئی مشورہ قبول نہیں کیا میں نے ان سے کہا انقلاب کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ کامیابی اور ترقی کی راہیں معلوم کی جائیں اور قوم کو ان راہوں پر چلایا جائے اگر ہم ان واہیات اور فضول باتوں میں پڑ گئے تو پھر ہم اپنے اصل مقصد کو نہیں پا سکتے۔“

ہم دیکھتے ہیں کہ اس ترقی یافتہ زمانہ میں بھی جتنے انقلابات خاص کر اسلامی ممالک میں ہوئے ہیں ان میں یہی خرابی ہوئی ہے کہ انقلابیوں نے پہلے برسر اقتدار لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بیشک مصر میں فوجی انقلاب میں ایسا نہیں ہوا تاہم پاکستان کے حالیہ انقلاب کا واقعہ اس لحاظ سے بے نظیر ہے کہ یہاں محض انتقام کے لئے کسی شخص کو تکلیف نہیں دی گئی۔

# بنیادی جمہوریتوں کا مقصد ملک کی ایک بنیادی ضرورت کو پورا کرنا ہے

## عوام کا فرض ہے کہ وہ ایماندار، محنتی اور اہل ترین نمائندوں کو منتخب کریں

### چنیوٹ کے عظیم الشان پبلک جلسے سے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا خطاب

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ۱۹ دسمبر کو چنیوٹ کے عظیم الشان پبلک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا خلاصہ ۲۲ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ تقریر کی اہمیت کے پیش نظر افادۂ عام کی غرض سے اس کا تفصیلی خلاصہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ــــ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس عظیم الشان پبلک اجتماع کے انتظامات اور صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے شایان شان استقبال کے سلسلہ میں جناب اصغر حمید صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ اور سید حسن رضا صاحب گردیزی تحصیلدار چنیوٹ نے عوام کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمایا۔ یہ انہی کی شبانہ روز محنت اور راہ نمائی کا نتیجہ تھا کہ جملہ انتظامات نہایت عمدگی اور احسن طریق پر پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ یہ دونوں مقامی افسران اہل ربوہ کی طرف سے بالخصوص اور پورے ضلع جھنگ کی پبلک کی طرف سے بالعموم خاص شکریہ کے مستحق ہیں ؛

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے جلسہ میں تلاوت قرآن مجید کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

بہنو اور بھائیو! السلام علیکم

میں آپ سب لوگوں کا ممنون ہوں کہ آپ اتنی تکلیف اٹھا کر مجھے دیکھنے اور میری باتیں سننے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ میں آپ لوگوں سے ملوں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے آپ لوگوں سے تبادلہ خیالات کروں۔ اور بتاؤں کہ گزشتہ چودہ پندرہ ماہ سے اب تک ملک میں کیا کام ہوا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے۔ اور آئندہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے آگے قدم بڑھانا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ جو کچھ اب تک ہوا ہے اور جو کچھ آئندہ کرنے کا ارادہ ہے۔ اگر آپ اس کی اہمیت کو سمجھ لیں اور اس سے پوری طرح واقف ہو جائیں تو پھر آپ یقیناً اس رنگ میں تعاون کرنا اور ہاتھ بٹانا شروع کر دیں گے۔ جس رنگ کے تعاون کی ہمیں ضرورت ہے۔ قومی رفاہ کے کاموں میں آپ سب کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہمارا ملک ترقی و خوشحالی اور مضبوطی و استحکام سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ ملک کی فلاح و بہبود کے لئے جو کچھ ہو رہا ہے اور آگے چل کر ہونا ہے اسے آپ سمجھیں۔ اور پھر اس سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس کام کو صحیح لائنوں پر آگے بڑھانے اور اسے منزلِ مراد تک پہنچانے میں کوشاں ہو جائیں ؛

## انقلاب کیوں آیا؟

اس ضمن میں سب سے پہلے تو میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال ملک میں جو انقلاب آیا وہ کسی شوق یا خواہش کے نتیجہ میں نہیں آیا۔ میں نے محض ملک کو بچانے کی خاطر یہ قدم اٹھایا اور اس لئے اٹھایا کہ اگر میں یہ قدم نہ اٹھاتا۔ تو نہ صرف یہ کہ آئندہ نسلیں ہی ہمیں معاف نہ کرتیں بلکہ خدا بھی ہمیں کبھی معاف نہ کرتا۔ اس وقت کے حالات میں کوئی وجہ ایسی نظر نہ آتی تھی کہ ہمارا ملک ٹھیک راستہ پر گامزن نہ ہو۔ ہماری قوم میں قربانی و ایثار کا جذبہ ہے۔ اسلامی روح اور ترقی کی امنگ ہے ضرورت صرف اس بات کی تھی کہ کوئی آگے آئے اور صحیح لائنوں پر ان کی راہنمائی کرے۔ اور انہیں اس راہ پر چلائے۔ جو ہمیشہ سے ترقی کامیابی اور کامرانی کی راہ ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ملک میں جو ابتری کی حالت رونما ہے۔ اور ہم پر جو وبال آیا ہے وہ ہماری بد اعمالی کی وجہ سے آیا ہے۔ اور وہ بد اعمالی یہ تھی کہ جب ہمیں آزادی ملی۔ تو ہم میں سے بعض نے یہ سوچنا شروع کر دیا۔ کہ چونکہ اب ہم آزاد ہیں اس لئے قانون کو توڑنے کی آزادی بھی ہمیں حاصل ہے۔ ایسے لوگ خود ہی قانون بناتے تھے۔ اور پھر خود ہی اسے توڑنے کے بھی درپے ہو جاتے تھے۔ جب ایسی حالت پیدا ہو جائے تو شیطان کو اپنے پاؤں جمانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور لوگوں کا خود اپنے آپ پر سے۔ اپنے نصب العین اور اپنے مستقبل پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ جب کسی قوم کے افراد کا خود اپنے پر سے اعتماد اٹھ جائے۔ اور اسے اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگے۔ تو وہ قوم تباہی کے کنارے آ کھڑی ہوتی ہے۔

ان حالات میں گزشتہ آٹھ سال سے مجھے صاف نظر آ رہا تھا کہ کبھی نہ کسی موقعہ پر مجھے قوم کو تباہی سے بچانے کی ذمہ داری قبول کرنی پڑے گی۔ میری خواہش تھی کہ کوئی مرد مجاہد آگے آئے۔ اور حالات کو ٹھیک کر کے مسائل کی گتھی کو سلجھا دے۔ میں سوچتا تھا ہم فوجی لوگ ہیں پہلے ہی ہمارے سپرد ملکی دفاع کا بہت بڑا کام ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور ذمہ داری ہمیں قبول نہ کرنی پڑے۔ تو بہتر ہے۔ ویسے یہ خدا کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ ہماری فوج ایک ایسی معیاری فوج ہے کہ دنیا کے بہت کم ملکوں میں ایسی فوج ہوگی (پاکستان زندہ باد۔ فیلڈ مارشل ایوب خان زندہ باد کے نعرے) الغرض میں نہیں چاہتا تھا کہ فوج کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہو۔ میرے لئے یہ بڑا افسوس کا مقام تھا کہ اس طویل عرصہ میں کوئی شخص بھی ایسا آگے نہ آیا۔ جو حالات کو درست کر کے ملک کو ترقی کے راستے پر گامزن کرتا۔ آخر میں نے سوچا جب ہم اپنی فوج کو منظم کر کے ایک اعلیٰ درجہ کی معیاری فوج بنا سکتے ہیں۔ تو ملک کو ایک اعلیٰ درجہ کا ترقی یافتہ ملک کیوں نہیں بنا سکتے۔ یقیناً فوج کی طرح ملک بھی منظم ہو سکتا ہے۔ اور اسے شاہراہ ترقی پر گامزن کیا جا سکتا ہے ؛

بالآخر جب انقلاب آیا اور ملک کے حالات کو درست کرنے کی ذمہ داری میرے کندھوں پر آن پڑی۔ تو میرے لئے کوئی بات بھی نئی نہیں تھی۔ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ ہمارا ملک کن مشکلات میں مبتلا ہے۔ ان کے اسباب کیا ہیں اور ان کو دور کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں جب انقلاب آتے ہیں تو کشت و خون ہوتا ہے اور اسی قسم کی اور کئی مصیبتیں ٹوٹتی ہیں۔ لیکن یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہم پر رحم کیا۔ اور اس نے ہمیں دنیا کے عام طریق کے برخلاف ایسی مصیبت سے بچائے رکھا۔ اور ایسی کوئی بات رونما ہونے نہیں دی۔ جس وقت انقلاب آیا تھا اس وقت عوام میں سے بعض لوگوں نے کہا بھی کہ فلاں فلاں شخص سے انتقام لیا جائے۔ میں نے لوگوں کا ایسا کوئی مشورہ قبول نہیں کیا میں نے ان سے یہی کہا انقلاب کا کیا مقصد ہے؟ یہی کہ کامیابی اور ترقی کی راہیں معلوم کی جائیں۔ اور قوم کو ان راہوں پر چلایا جائے اگر ہم ان واہیات اور فضول باتوں میں پڑ گئے۔ تو پھر ہم اپنے اصل مقصد کو نہیں پا سکتے۔ (پرجوش نعرے اور تالیاں)

## مہاجرین کی آباد کاری

اب سوال یہ ہے کہ انقلاب کے بعد سے اب تک کیا کام ہوئے ہیں۔ اور ہمیں آئندہ مزید کیا کیا کام کرنے چاہئیں۔ تاکہ ہم ملک کو ترقی اور خوشحالی کے راستے پر گامزن کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ یہ ایک واضح بات ہے کہ ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک بنیادی مصیبتیں اور مشکلات دور نہ ہوں۔ سو ہماری سب سے بڑی مصیبت یہ تھی۔ کہ بارہ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی آبادکاری کا مسئلہ لٹکتا چلا آ رہا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ سب کو راضی کرنا مشکل تھا۔ لیکن یہ ہم کر سکتے تھے کہ جو جائیدادیں موجود ہیں وہ مہاجرین کو دے دی جائیں تاکہ ان کی مشکل دور ہو سکے۔ لیکن یہ کام بہت محنت سمجھ بوجھ اور سردردی کا تھا۔ انقلاب کے بعد ہم نے اس کام کو ہاتھ میں لیا اور اسے جلد سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جدوجہد کی۔ چنانچہ سال سوا سال کے اندر اندر اسی نوے فی صدی تک یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے۔ جنرل اعظم

اور ان کے ساتھی اس نہایت پیچیدہ مسئلے کو کامیابی اور خیر و خوبی سے حل کرنے کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں اور انہوں نے بہت بڑی حد تک اسے حل بھی کر دکھایا ہے۔ جس قدر محنت اور خوش اسلوبی سے انہوں نے اس کام کو انجام دیا ہے حق یہ ہے کہ ساری قوم کو اس پر ان کا ممنون ہونا چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے اس مسئلے کو جس طرح حل کیا ہے اس سے سب خوش ہیں یا ہو جائیں گے سب کو خوش کرنا محال ہے سب کو تو خدا بھی خوش نہیں کیا کرتا بندوں کی بھلا کیا طاقت ہے کہ وہ بلا استثناء سب کو خوش کر دکھائیں۔

بہر حال مہاجرین کو اب جو کچھ مل گیا ہے انہیں اس پر قناعت کرتے ہوئے کام میں لگ جانا چاہئے۔ اب ان کو کوئی نہ کوئی بنیاد ایسی مل گئی ہے کہ جس پر وہ محنت اور مشقت سے کام کر کے اپنے مستقبل کی عمارت تعمیر کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہئے اب وہ اپنے آپ کو مہاجر سمجھنا چھوڑ دیں اور پورے خلوص اور محنت اور ایمانداری سے کام کریں اور جو کچھ انہیں ملا ہے اپنی قوت بازو سے اسے بڑھائیں۔ یہ زمانہ سابقت کا ہے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے کا نہیں ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے مالدار ملکوں میں بڑے سے بڑے امیر آدمی اور ان کی عورتیں خالی بیٹھ کر کھانے کو عیب خیال کرتے ہیں۔ وہاں چھوٹے اور بڑے مرد اور عورت سب کام کرتے ہیں کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ دنیا میں کام کئے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ ترقی کا اصول سب جگہ اور سب کے لئے یکساں ہے اسی پر ہمیں بھی عمل کرنا پڑے گا جو لوگ کام نہیں کریں گے اور ہاتھ پاؤں نہیں ہلائیں گے وہ اپنے پر ہی مصیبت نہیں لائیں گے بلکہ ملک کو بھی مصیبت میں مبتلا کریں گے۔

## زرعی اصلاحات

اس کے علاوہ ایک اور بہت بڑا کام تھا جسے سرانجام دینا ضروری تھا اور وہ تھا مسئلہ زرعی اصلاحات کا۔ اور بھی کئی ملکوں کو یہ مسئلہ درپیش رہا ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس تو بہت بڑی بڑی زمینیں تھیں اور کچھ ایسے تھے جن کے پاس ایک انچ بھی زمین نہیں تھی اور وہ زمین والوں کے دست نگر تھے۔ یہ صورت حال کچھ کم خطرناک نہیں ہوتی اس کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی پھیلتی ہے۔ ہم نے اس مسئلے کو بھی حل کرنے کی طرف فوری طور پر توجہ دی۔ لیکن میں نے فیصلہ یہ کیا کہ اس معاملے میں بھی انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اور اس کو اس طور سے حل کیا جائے کہ کسی کے ساتھ ظلم نہ ہو تاکہ اس کی وجہ سے جو خطرہ لاحق ہے وہ بھی دور ہو جائے اور جن سے زمینیں لی جائیں وہ بھی بڑی حد تک مطمئن رہیں (تالیاں) ہم نے جو حل پیش کیا ہے میں پھر کہتا ہوں کہ ہم اس سے سب کو راضی نہیں کر سکے اور نہ بیک وقت سب کو راضی کرنا ممکن ہی ہے اور خاص طور پر ان کو جن کے پاس جائیداد کی شکل میں بڑی بڑی زمینیں تھیں۔ سو فیصدی راضی کرنا کار دارد ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی مطمئن ہو جائیں گے اور اس حل کی افادیت ان پر بھی آشکار ہو جائے گی۔ پھر اس مسئلے کو حل کرنا اس لئے بھی ضروری تھا کہ ملک میں خوراک کی بہت قلت پیدا ہو گئی تھی۔ ملک کی اسی فیصدی آبادی کاشتکار ہو زمین بھی وافر موجود ہو اور پھر بھی وافر مقدار میں اناج پیدا نہ ہو سکے اور ملک اناج کی قلت سے دوچار رہے تو یہ بہت نالائقی کی بات ہے۔ اب اس مسئلے کے حل ہو جانے کے بعد جن کے پاس زمینیں ہیں ان کو چاہئے کہ وہ دن رات کام کریں اور اتنا اناج پیدا کریں کہ ملک بھر سے اناج کی کمی دور ہو جائے۔

## نظام تعلیم کو بدلنے کی ضرورت

پھر ترقی کے لئے ملک میں ایسے نوجوان عنصر کا ہونا ضروری ہے جو تعلیم یافتہ محنتی فرض شناس اور ہنرمند ہو یہ بات نظام تعلیم کو صحیح خطوط پر استوار کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ انگریز کے زمانے میں جو تعلیمی نظام رائج تھا اس کے نتیجہ میں بابو ہی بن کر نکلتے تھے اب اس نظام کو بدلنا اور ایسا نظام تعلیم رائج کرنا ضروری ہے کہ جس کے نتیجے میں اہل اور ہنرمند نوجوان پیدا ہوں کیونکہ ہمیں اب بابوؤں کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی کہ صاحب دماغ اور صاحب فن لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر شعبہ زندگی میں ملک کو ترقی کی راہ پر چلا سکیں۔ قوم کو اس وقت نام کے تعلیم یافتہ نہیں بلکہ کام کے تعلیم یافتہ درکار ہیں۔ قوم کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک تعلیمی کمیشن مقرر کیا گیا تھا اس کی رپورٹ تیار ہو کر آچکی ہے جب وہ رپورٹ شائع ہو گی تو اس کی سفارشات کو پڑھ کر آپ کو خوشی ہو گی کیونکہ اس میں قوم کی اس ضرورت کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔

## قانونی اصلاحات

اسی طرح انصاف کے حصول کا ہمارے ملک میں جو قانون نافذ چلا آ رہا ہے وہ بڑا تکلیف دہ ہے اگر خدانخواستہ کسی پر کوئی مصیبت آ پڑے اور وہ انصاف کے لئے عدالت کا رخ کرنا پڑے تو وہ غریب مقدمہ بازی کے چکر میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے بھی ایک کمیشن مقرر کیا گیا تھا جس کی رپورٹ موصول ہو چکی ہے اس بارے میں بھی میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ میں سے ہر ایک کی مصیبت کا ازالہ ہو جائے گا کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی تو ہوتے ہیں جو خود اپنے لئے مصیبت بن جاتے ہیں اور دوسروں کو مصیبت میں پھنسا رہے ہیں۔ خود ایسے اقدامات کرتے ہیں کہ جن کی وجہ سے ان پر مقدمہ بن جاتا ہے پھر چونکہ انہیں مقدمہ بازی میں مزہ آتا ہے اس لئے وہ خود مقدمہ بازی کے چکر کو چلاتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مقدمہ بازی کے چکر سے نجات دلانی مشکل ہے ہاں جو نہ خود مصیبت میں پھنسنا چاہتے ہیں اور نہ دوسروں کے لئے مصیبت کا باعث بننا چاہتے ہیں ان کی پریشانیوں کا ضرور ازالہ ہو جائیگا آپ میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ سیدھی راہ پر چلے ایمانداری سے زندگی گزارے اور جہاں اپنی تکلیف کا خیال رکھے وہاں دوسروں کی تکلیف کا بھی احساس کرے۔

## انتظامیہ کو بہتر بنانے کی طرف توجہ

پھر ہمارا نظام حکومت کچھ اس انداز پر قائم چلا آ رہا تھا کہ عوام کا ایک مسئلہ بھی ڈھاکہ یا کراچی جائے بغیر حل نہیں ہو سکتا تھا اور انہیں ذرا ذرا سی بات کے لئے ڈھاکہ یا کراچی کے چکر کاٹنے پڑتے تھے اس کی اشد ضرورت تھی کہ ہم انتظامیہ کو درجہ بدرجہ اور تہہ بہ تہہ ایسا بنائیں کہ لوگوں کے عام مسائل کے فیصلے ان کی کمشنریوں اور ضلعوں وغیرہ میں ہی ہو جایا کریں اور صوبائی اور مرکز کی سطح پر صرف ذہنی معاملات اور مسائل طے ہوں جو قومی نقطہ نگاہ سے انتہائی اہم اور ضروری ہوں چنانچہ اس مسئلے پر بھی غور ہو رہا ہے تاکہ جو چیزیں عوام کی مصیبت کا باعث ہیں وہ دور ہوں اور اس قسم کے تفکرات سے آزاد ہونے کے بعد انہیں قومی فلاح و بہبود کے معاملات پر سوچنے اور غور کرنے کا موقع ملے۔ آزادی ملنے کے بعد ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہئے کہ ہر لحاظ سے ملک ترقی کرے لوگ آسودہ حال ہوں اور ایسے کام سرانجام دیں کہ جو ملک کی مضبوطی خوشحالی اور استحکام کا موجب ہوں۔ جہاں تک ملک کو خوشحال اور مضبوط بنانے کا تعلق ہے اس کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ حکومت کے افسران اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کریں اس کے لئے ضروری ہے کہ افسران کو لوگوں کا عملی تعاون بھی حاصل ہو اور نہ صرف حکومت کے افسران ہی ملک کو ترقی دینے میں کوشاں ہوں بلکہ عوام بھی اسی مقصد کے پیش نظر پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل ہوں۔ محض حکومت کے کہنے سے کام نہیں بن سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں میں کام کرنے کا ولولہ اور شوق پیدا ہو اور وہ دلی ذوق و شوق کے ساتھ آگے بڑھ بڑھ کر قومی فلاح و بہبود کے کام سرانجام دیں۔

## بنیادی جمہوریتیں اور ان کی اہمیت

سوال یہ ہے کہ لوگوں میں یہ ولولہ اور شوق کس طرح پیدا کیا جائے اور ان کی قوت عمل کس طرح بیدار ہو۔ دوسرے ملکوں میں تو ریڈیو اخبارات ٹیلی ویژن اور اسی قسم کے اور بہت سے ایسے وسائل موجود ہوتے ہیں جن کی مدد سے عوام کی تربیت کی جاتی ہے اور انہیں پیہم عمل پر ابھارا جاتا ہے لیکن ہمیں اس قسم کے وسائل پوری طرح حاصل نہیں ہیں اور نہ ہمارے لوگوں کو ریڈیو وغیرہ

خرید سنے کی توفیق ہے۔ سوال یہ تھا کہ پھر کریں کیا؟ کیا لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جائیں؟ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے ہی یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ علاقے میں لوگوں کے اپنے ایسے ادارے ہوں جن کے ذریعے حکومت لوگوں کی رہنمائی کرے اور انہیں سمجھائے کہ وہ کیا کریں اور کیا نہ کریں اس طرح حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ پیدا ہو سکتا ہے اور لوگوں کی صلاحیتوں سے خاطر خواہ طریق پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ قوم کو مفید اور ترقی کے کاموں میں لگانے کے لئے حکومت اور عوام میں اس قسم کے رابطہ کی اشد ضرورت ہے جب تک لوگوں کے اپنے چھوٹے چھوٹے ادارے نہ ہوں تو حکومت عوام کو تعلیمی زرعی اور صنعتی ترقی کے اصولوں پر کس طرح کار بند کرا سکتی ہے اور انہیں کس طرح یہ باور کرا سکتی ہے کہ وہ ان چیزوں پر عمل کئے بغیر اپنے ملک کو خوشحال اور ترقی یافتہ نہیں بنا سکتے۔

اسی غرض کے پیش نظر بنیادی جمہوریتوں کی سکیم نافذ کی گئی ہے۔ اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ خود لوگوں کے درمیان ان کے اپنے ایسے ادارے معرض وجود میں آجائیں جو لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے کام کریں اور انہیں تعمیر وترقی کی نئی نئی راہیں بتا کر ان پر چلنے کی ترغیب دیں۔ ان اداروں میں عوام کے اپنے منتخب کردہ نمائندے بھی ہوں گے اور حکومت کے افسر بھی ہونگے اور دونوں ملکر کام کریں گے اور ان اداروں کے ذریعے درجہ بدرجہ ملک کے ایک عنصر کو دوسرے عنصر کے ساتھ متحد کر دیا جائے گا اس طرح بیک وقت سارا ملک ملکر کام کرے گا۔ اور باہمی تعاون کی ایک خوشگوار فضا پیدا ہو جائے گی۔ یہ مت خیال کیجئے کہ بنیادی جمہوریتوں کی تجویز پیش کر کے پالیٹکس کا کوئی چکر چلایا گیا ہے۔ سیاسی ہیر پھیر سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کا مقصد ملک کی ایک نہایت اہم اور بنیادی ضرورت کو پورا کرنا ہے

## مذہبی اور علاقائی تعصب کی خرابی

بنیادی جمہوریتوں کے تحت جو ادارے قائم کئے جائیں گے ان کیلئے آپ کو چاہیئے کہ آپ اہل ترین لوگوں کو منتخب کریں۔ ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ ہمارے لوگ مذہبی قبائلی اور علاقائی تعصب کے چکر میں پھنس جاتے ہیں یہ بات قومی ترقی کے نقطۂ نگاہ سے بہت خطرناک ہے۔ اگر آپ لوگ ان چیزوں کو اپنے خاطر نہیں چھوڑ سکتے تو ملک کے خاطر ان چیزوں سے جلد سے جلد چھٹکارا حاصل کریں اس قسم کی باتیں اُس وقت تک تو گوارا کی جا سکتی تھیں کہ جب ہم غلام تھے اور غیر ملکی حکومت ہم پر مسلط تھی۔ اب جبکہ ہم آزاد ہیں ایسی باتیں ہمیں کسی طرح بھی زیب نہیں دیتیں میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ہر قسم کی تفریق کو یکسر بھلا دیں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہر بات کی بھی ایک حد ہوتی ہے اس سے تجاوز کرنا کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا۔ ملکی مفاد کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ یہ نہ کہیں کہ یہ ارائیں ہے یا جاٹ ہے یا اور کسی قوم یا فرقے سے تعلق رکھتا ہے بلکہ ہمیشہ یہ سوچیں کون اچھا پاکستانی ہے اور قوم و ملک کے لئے کون زیادہ اچھا کام کرنے کی اہلیت رکھتا ہے (تالیاں اور نعرے)

## جمہوریت کا ایک نیا تجربہ

ہم اپنے ملک میں جمہوریت کا ایک نیا تجربہ کرنے لگے ہیں اس لئے ایشیا اور افریقہ کے وہ دوسرے ملک جو ہماری طرح حال ہی میں آزاد ہوئے ہیں۔ اُن کی نظریں بھی ہماری طرف لگی ہوئی ہیں وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم اس نئے تجربے میں کہاں تک کامیاب ہیں۔ انہوں نے بھی حصول آزادی کے بعد ہماری طرح مغربی جمہوریت کو اپنایا تھا حالانکہ مغرب کے حالات وہاں کا ماحول لوگوں کا مزاج طور طریق اور ان کی روایات بالکل مختلف ہیں۔ دوسروں کی طرح ہم بھی یہ معلوم کرنے کے لئے کہ جمہوریت سے مراد کیا ہے غیروں کی کتابیں پڑھتے رہے کسی نے پاکستان کی کتاب دیکھنے کی کوشش نہیں کی اور اس طرف متوجہ ہونے کی زحمت نہیں اٹھائی کہ ہمارے حالات اور ہمارا ماحول اور ہمارا مزاج کس قسم کی جمہوریت کا متقاضی ہے۔ حالانکہ اپنے ملک کے مخصوص حالات کو سمجھے اور ان کے تقاضوں کو پورا کئے بغیر ہم پاکستان کی اصل مشکل کا حل تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اگر آپ جمہوریت کے اس نئے تجربے کو کامیاب بنائیں گے تو اس کی وجہ سے آپ کے اپنے ملک کے ہی نہیں بلکہ اور بہت سے ملکوں کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ اس وقت ان سب کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ جمہوریت کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ ترقی کا انحصار اس بات پر ہے کہ لوگوں کی اہلیت سے فائدہ اٹھایا جائے اور اہلیت سے اسی وقت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ جب ہر اہل شخص اپنی اہلیت کو بروئے کار لانے میں آزاد ہو اور اسبارے میں سب کے ایک جیسے اور مساویانہ حقوق ہوں۔ یہ آزادی اور یہ مساوات جمہوریت میں ہی مضمر ہے اسلئے جمہوریت کو اپنانے کے سوا ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ جمہوریت ایسی ہو جو ہمارے لئے وبال جان نہ بنے اور ہمیں تخریب کے راستے پر نہ ڈالے۔ ایسی جمہوریت وہی ہو سکتی ہے کہ جو ہمارے مخصوص حالات اور ہمارے مزاج کے مطابق ہو۔ اور اس کا طریق کار ایسا ہو جسے ہمارے عوام سمجھ سکیں اور اس پر کماحقہ عمل پیرا ہو سکیں۔ پھر جو لوگ منتخب ہوں انہیں صحیح لائنوں پر کام کرنے کا موقع مل سکے۔

## طریق انتخاب

ساتھ کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ انتخاب کا طریق ایسا اختیار کیا جائے کہ ہر شخص خواہ وہ کتنا ہی ناسمجھ ہو اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کر سکے اور ووٹ اسی کو دے جسے وہ دیانتداری سے نمائندہ بننے کا اہل سمجھتا ہو۔ پہلے جو طریق رائج تھا اس میں لوگوں کے لئے یہ ممکن ہی نہ تھا کہ وہ صحیح نمائندے منتخب کر سکیں۔ فرض کرو اگر کوئی شخص سرگودھا یا ربوہ یا چنیوٹ یا کسی اور جگہ سے کھڑا ہوتا تھا تو اسے تیس چالیس میل کے علاقے میں سے ووٹ حاصل کرنے ہوتے تھے۔ اس وسیع علاقے میں سے جو لوگ کھڑے ہوتے پورے علاقے کے لوگ انہیں جانتے ہی نہ تھے اور انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ ان میں سے شریف کون ہے اور غیر شریف کون۔ کونسا شخص اہل ہے اور کونسا نااہل۔ ایک پارٹی کے لوگ آتے اور ووٹر غریب کو ورغلاتے کہ تم فلاں شخص کو ووٹ دو وہ چلے جاتے تو دوسری پارٹی کے لوگ آتے اور اسے ایک اور ہی شخص کے حق میں ووٹ دینے کی ترغیب دیتے اسی کشمکش میں وہ بلا سوچے سمجھے اور یہ جانے بغیر کہ جس کو میں ووٹ دے رہا ہوں وہ اہل بھی ہے یا نہیں جس کے بھی دباؤ میں جاتا اس کے حق میں ووٹ دے دیتا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے بنیادی جمہوریتوں میں انتخاب کے چھوٹے چھوٹے حلقے بنا دئے گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ جس کو بھی ووٹ دیں گے اس کو اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ اس طرح ناسمجھ سے ناسمجھ بھی اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کر سکے گا۔

## تعمیر و ترقی کے نئے منصوبہ

قومی فلاح وبہبود کے اب تک جو کام ہوئے ہیں ان کا مختصر سا نقشہ پیش کرنے کے بعد میں بہت اختصار کے ساتھ بعض ان بڑے بڑے کاموں پر بھی روشنی ڈال دیتا ہوں جو عنقریب ہونے والے ہیں۔ اور جن کو سرانجام دینے کے لئے پوری قوم کو بہت محنت اور ہمت سے کام کرنا ہوگا امید ہے کہ نہری پانی کا جھگڑا اب جلد طے ہو جائے گا اسکے نتیجے میں صرف تین دریاؤں یعنی چناب، جہلم اور سندھ کا پانی ہمیں ملے گا اور وہ ضلعے جنہیں پہلے راوی ستلج اور بیاس سیراب کرتے تھے اب ان میں بھی انہی دریاؤں کا پانی لے جانا پڑے گا۔ اس کے لئے بڑے بڑے بند تعمیر کرنے پڑیں گے اور نئی نہریں کھود کر آبپاشی کا ایک نیا نظام قائم کرنا پڑے گا۔ اس تمام کام پر پانچ ارب روپیہ خرچ ہوگا۔ خدا کے فضل سے ہمارے دوست ملک اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مدد دینے پر رضامند ہو گئے ہیں اور انہوں نے روپیہ وغیرہ فراہم کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ بہرحال یہ ہمارا اپنا کام ہے اور اسے ہم کو ہی سرانجام دینا ہوگا۔ اور اس کے لئے ہمیں انتھک محنت کرنا ہوگی۔ اسی طرح ترقی کا دوسرا پانچ سالہ منصوبہ تیار ہو رہا ہے۔ خلاصے کے طور پر میں اتنا ہی آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس پر انیس ارب روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ سب کام بغیر قربانی ایثار ہمت اور انتھک محنت کے انجام نہیں پا سکتے۔ اگر ہم پوری دیانتداری ہمت اور محنت سے کام کریں گے اور قربانیاں کرنے پر کمربستہ ہو جائیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا مستقبل شاندار نہ ہو اور کامیابی ہمارے قدم نہ چومے یہ وہ اوصاف ہیں جن کے بل پر ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر خدا کی مدد شامل حال رہی تو ہمارا مستقبل شاندار ہوگا اور ہم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے انشاءاللہ۔

---

## درخواست دُعا

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب صحت زیادہ خراب ہوگئی ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ وشفائے عاجلہ عطا فرمائے نیز عزیز محمد خالد بھی چندروز سے بخار اور کھانسی کے باعث بیمار ہے احباب سے اس کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

محمد اسلم فاروقی ربوہ

## برائے توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے۔ گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک کے افراد موجود ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہونا ضروری ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین علاقائی و اضلاع سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ۔ ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ وہاں مجالس کا قیام فرمائیں۔ اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔

قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا اندراج بھی کیا کریں۔ کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا۔ اور کیوں نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے مفوضہ فرائض کما حقہٗ سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم تجنید مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

الفضل کے کسی گذشتہ پرچے میں احباب کرام کی خدمت میں ایک دردمندانہ اپیل کی گئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک خواہش کہ ریویو کے کم از کم دس ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ اس کو پورا کرنے کے لئے احباب کرام ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور ریویو کی قلمے درمے ہر طرح امداد فرمائیں۔ سو خوشی کا مقام ہے۔ کہ احباب نے اس طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔ چنانچہ مکرم محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ نے -/۴۰۰ روپے کا گرانقدر عطیہ ارسال فرمایا ہے۔ اور مکرم محترم چوہدری شاہ نواز صاحب شاہ نواز لمیٹڈ نے -/۱۰۰ روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ ہر دو صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ اور جن احباب کے نام ریویو کا بقایا ہے۔ وہ اپنا بقایا ادا کر کے ریویو کی امداد فرمائیں گے۔

نیز اہل قلم حضرات سے استدعا ہے۔ کہ ریویو کے لئے موجودہ وقت کے تقاضے کے مطابق مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں۔ ہماری جماعت کے اہل علم حضرات کو قلمی امداد کر کے بھی توسیع اشاعت کی سکیم میں شامل ہو جانا چاہئیے۔

نوٹ:۔ اعانت کی رقوم سے غیر مسلم اور غیر احمدی احباب اور لائبریریوں کے نام رسالہ ریویو جاری کیا جاتا ہے۔

(مینیجر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

---

## لفظ زکوٰۃ کے معنی

لفظ زکوٰۃ کے مادہ میں پاکیزگی۔ خوشحالی۔ کثرت۔ زیادتی اور حفاظت مال کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ نیز الزکوٰۃ کے معنی ہیں:

صَفْوَةُ الشَّيْءِ ــ اعلیٰ درجہ کی چیز

طَاعَةُ اللّٰهِ ــ اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

مَا اَخْرَجْتَهُ مِنْ مَالِكَ لِتُطَهِّرَهُ بِهِ۔

یعنی مال کا وہ حصّہ جو بطور زکوٰۃ کے نکالا جاتا ہے۔ تاکہ باقی مال پاک جائے۔

وَقِيْلَ سُمِّيَتِ الصَّدَقَةُ بِالزَّكوٰةِ لِاَنَّهَا تَزِيْدُ فِي الْمَالِ الَّذِيْ تُخْرَجُ مِنْهُ وَتُوَفِّرُهُ وَتَقِيْهِ مِنَ الْاٰفَاتِ۔ اور صدقہ کا نام اس لئے زکوٰۃ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ جس مال سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے۔ وہ مال میں برکت ڈالتی ہے۔ اور اُس کو بڑھاتی ہے اور اُسے آفات سے بچاتی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

---

## دُعائے مغفرت

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مرزا غلام محمد صاحب چغتائی احمد نگر ایک لمبی بیماری کے بعد اپنی لڑکی ہمشیرہ فاطمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ شیخ کرم دین صاحب آف کینیڈا کے پاس الاہور میں مورخہ ۱۴ دسمبر کی صبح کو وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

مرحومہ پرانی موصیہ تھیں۔ ان کی نعش ربوہ لائی گئی۔ اور مورخہ ۱۵ دسمبر کو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب کثیر تعداد میں جنازہ میں شامل ہوئے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماوے۔ آپ ایک مخلصہ احمدی خاتون اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والی تھیں اور اپنی بیماری کی حالت میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں فرمایا کرتی تھیں۔

(عبد الحی بٹ شاہ نواز لمیٹڈ راولپنڈی)

---

## مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

### خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام پیش کریں

الفضل کے ذریعہ جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ سے اپیل کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد خطبہ جمعہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء کے پیش نظر ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس ضمن میں متعدد مجالس کی طرف سے ایسے خدام کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اب جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی تبدیلی کی وجہ سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے خدام بجائے ۲۳ دسمبر کے ۲۰ جنوری تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کریں۔

(مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## قبولِ صداقت کے بعد اشاعتِ صداقت کی ذمہ داری

ہر احمدی نے جماعت میں شامل ہوتے ہوئے چند شرائط بیعت کو قبول کیا ہے۔ اور ان میں سے خصوصاً دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"یہ بیعت تخم ریزی ہے۔ اعمال صالحہ کی جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے۔ یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے۔ اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم ضائع ہو جائیگا۔ یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ساتھ اس کے دین کو مقدم رکھنے کی شرط لگائے تو ترقی ہوتی ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

"تم خود سوچ لو کہ وہ مریض جو پرہیز نہیں کرتا خواہ اس کو کیسے ہی شفا بخش نسخے دیئے جائیں۔ وہ کتنے ہی مجرب کیوں نہ ہوں۔ لیکن اگر پرہیز نہیں کرتا۔ تو وہ نسخے اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ پس یہی حال بیعت کا ہے۔ اگر کوئی شخص بیعت تو کرتا ہے۔ لیکن شرائط بیعت پورا نہیں کرتا۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی جو بیعت کا اصل مقصد ہے۔ نہیں کرتا۔ وہ اپنے لئے وبال جان ہو جاتا ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

اسی نور سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اکناف عالم کی سعید روحوں کو بھی منور کرنا ہے۔ اسی لئے تحریک جدید کا قیام آج سے پچیس سال قبل حضرت اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا جو اپنے مبشرین کے ذریعہ دنیا کو مسیح ثانی کی آمد کی خوشخبری پہنچا رہی ہے۔ علاوہ ازیں مساجد کی تعمیر بھی تثلیث کے مراکز میں کی جا رہی ہے۔ اور اسلام کا یہ امتیازی نشان تصویری زبان میں لوگوں کی توجہ کو ہدایت کی طرف مبذول کرا رہا ہے۔ پھر قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے دنیا میں نور ہدایت پھیلائی جا رہی ہے۔ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کاموں کی تفصیل معلوم کرنے کا شوق ہو تو آپ کا ارشاد ملنے پر مناسب لٹریچر بھجوایا جا سکتا ہے۔ ان سب ضروری امور کے لئے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس آپ آج ہی سے اس امر کا عہد فرمائیں۔ کہ تحریک جدید میں شامل ہو کر جس قدر خدمت اس پاک غرض کے لئے کر سکتے ہیں۔ اس کو اپنے اموال صرف کر کے کریں گے۔ ہر ایک مرد، ہر ایک عورت اور ہر ایک بچے کو اس میں شامل کرنے کی حضرت اقدس ایدہ اللہ نے تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ پس آپ مطلع فرماویں کہ کیا آپ نے اپنی جماعت میں اس کا چندہ لکھوا دیا ہے؟ اگر نہیں تو فوری طور پر اپنا چندہ لکھوایئے۔ اور ہمیں اطلاع دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

سرکلر ۴

۲۵-۱۱-۵۹

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

---

## ایصالِ ثواب

### اپنے مرحوم محسنوں کے احسانات کا بدلہ دینے کا طریق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاکیزہ نمونہ سے ظاہر ہے کہ اپنے مرحوم محسنوں کو اشاعت اسلام کے عظیم الشان ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضور کے چندہ کی تفصیل جو کہ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ بتلاتی ہے کہ چندہ تحریک جدید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم والدین مرحوم بیگمات غرضیکہ ہر مرحوم محسن کی طرف سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر یقیناً مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ اسی نیک نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے ہمارے محترم دوست میجر حمید احمد صاحب کلیم نے فورٹ سنڈیمن سے -/۵۰۴ روپے کا وعدہ بھجوایا ہے۔ اور اس میں اپنی والدہ ماجدہ کو بھی شامل فرمایا ہے جو ابھی حال ہی میں اپنے آقائے حقیقی کے پاس پہنچی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء کرے۔ نیز مکرم میجر صاحب نے جس رنگ میں اپنی والدہ ماجدہ کو ایصالِ ثواب کے لئے فوری قدم اٹھایا ہے وہ قابلِ صد ستائش ہے۔ دیگر صاحب ثروت احباب کو بھی اپنے مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کے لئے اسی طرح قدم اٹھانا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

---

## درخواست دُعا

میری لڑکی امۃ الکریم اور میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطاء فرمائے۔

(خواجہ عبد الرحمٰن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

# بسوں کے دو ہولناک حادثے ۲۴ افراد ہلاک اور ۴۶ مجروح

## مظفر آباد کے قریب بس اڑھائی سو فٹ گہرے کھڈ میں جا پڑی

راولپنڈی ۲۳ دسمبر:۔ کل لائلپور اور مظفر آباد کے قریب بسوں کے دو ہولناک حادثوں میں مجموعی طور پر چوبیس افراد ہلاک اور چھیالیس زخمی ہوگئے۔ ان حادثوں میں تین بسیں تباہ ہوئیں۔ مظفر آباد کے حادثے میں بس کے ڈرائیور کی گردن کٹ گئی اور کئی لاشیں بری طرح مسخ ہوگئیں۔ لائلپور کے حادثے کے چھ مجروحین کی حالت نازک ہے

پہلے حادثہ کی تفصیل یوں بتائی گئی ہے کہ مری ہل ٹرانسپورٹ کی بس نمبر پی ٹی آر ۳۲۶۳ صبح چھ بجے راولپنڈی سے مظفر آباد روانہ ہوئی.......

........جب یہ بس گیارہ بجکر بیس منٹ پر مظفر آباد سے چھ میل ادھر راڑہ کے مقام پر پہنچی تو اس کا ٹائی راڈ کھل گیا۔ زندہ بچ رہنے والے مسافروں کے بیان کے مطابق ڈرائیور نے بس کو روکنے کی انتہائی کوشش کی اور اس کوشش میں بس آٹھ فرلانگ تک سڑک پر ہی پیچھے کی طرف گھسٹتی چلی گئی۔ بالآخر سڑک کے کنارے بائیں طرف ایک کچی رکاوٹ سے ٹکرا کر یہ بس اڑھائی سو فٹ گہرے کھڈ میں جا گری۔ جہاں دریائے جہلم بہتا ہے۔ بس ابھی تک دریائے جہلم کے کنارے ڈوبی ہوئی ہے۔ اس بس میں ایک پولیس کنسٹیبل بھی سوار تھا جو زخمی ہوگیا۔ اس نے زخمی حالت میں مظفر آباد پہنچ کر پولیس کو حادثہ کی اطلاع دی نو مسافر جن میں بس کا ڈرائیور اور کلینر بھی شامل ہے موقعہ پر ہی ہلاک ہوگئے۔ چار زخمی ہسپتال لے جانے کے لئے گاڑی میں سوار کئے جا رہے تھے کہ جان بحق ہوگئے۔ تین مسافر جو میں کمبائنڈ ملٹری ہسپتال پہنچ کر انتقال کر گئے۔ اس طرح ہلاک ہونے والوں کی تعداد سولہ تک پہنچ گئی ہے۔ نو لاشیں شام تک ان کے ورثا نے لے گئے تھے۔ اگرچہ ہلاک شدگان اور زخمیوں کو ملا کر مسافروں کی تعداد ۳۲ بنتی ہے۔ لیکن ایک خیال یہ بھی ہے کہ بس میں اس سے زیادہ مسافر سوار تھے جو دریائے جہلم میں ڈوب گئے ہیں۔ اور ان کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ بہرحال سرکاری طور پر ابھی اس امر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

### دوسرا حادثہ

ہمارے نمائندہ مقیم لائلپور کی اطلاع کے مطابق لائلپور سے گیارہ میل دور لائلپور سمندری روڈ پر دو لاریوں کے تصادم میں آٹھ افراد ہلاک اور تیس مجروح ہوگئے۔ چھ مجروحین کی حالت نازک ہے۔ یہ حادثہ آج چار بجے شام پیش آیا۔ جب الکسان ٹرانسپورٹ اور پاکستان سمندری ٹرانسپورٹ کی آمنے سامنے سے آنیوالی لاریاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ دونوں لاریاں چکنا چور ہوگئی ہیں۔ اس حادثہ میں الکسان ٹرانسپورٹ کا ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہوگیا ہے۔ پاکستان سمندری ٹرانسپورٹ کے ڈرائیور کی حالت ہسپتال میں نازک ہے۔ الکسان ٹرانسپورٹ کی لاری لائلپور سے سمندری جا رہی تھی اور پاکستان سمندری ٹرانسپورٹ کی لاری چیچہ وطنی سے لائلپور آرہی تھی۔ جب یہ دونوں لاریاں لائلپور سے گیارہ میل دور بنگلہ سیبال کے قریب پہنچیں۔ تو ان کی آپس میں ٹکر ہوگئی۔ بیان کیا جاتا ہے دونوں لاریوں کی رفتار کافی تیز تھی۔

ایک اطلاع کے مطابق پاکستان سمندری ٹرانسپورٹ کا ڈرائیور محمد حسین بس پر کنٹرول نہ رکھ سکا اور اس کی لاری سامنے آنے والی الکسان ٹرانسپورٹ کی لاری سے متصادم ہوگئی۔ پانچ افراد جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ دو خواتین اور ایک بچے نے ہسپتال میں پہنچ کر دم توڑ دیا۔ مجروحین کو سول ہسپتال لائلپور میں طبی امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ مجروحین میں پچیس مرد اور پانچ خواتین شامل ہیں۔ چھ افراد کی حالت نازک ہے۔

## سیمنٹ کی تقسیم سے کنٹرول ہٹانے کا فیصلہ

لاہور ۲۳ دسمبر:۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے پرمٹوں کے ذریعے عام صارفین میں سیمنٹ کی تقسیم سے کنٹرول ہٹا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس حکم پر یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے عمل درآمد ہوگا۔ تاہم حکومت ہر ڈویژن میں عام صارفین کے لئے سیمنٹ کا کوٹا مختص کرنے کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ سیمنٹ کے تاجروں کے لئے بھی کچھ شرائط رکھی گئی ہیں ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ جو کیش میمو جاری کریں۔ ان میں سے ہر ایک پر خریداروں کے نام اور پتے درج کریں اور ایسے رجسٹر بنائیں جن میں سٹاک کا اندراج کیا جائے۔

ضلعی حکام کی طرف سے ۱۷ دسمبر تک جاری شدہ کسی پرمٹ پر اگر اس تاریخ تک سیمنٹ حاصل نہ کیا گیا تو ایسا پرمٹ منسوخ قرار دیدیا جائیگا۔ صنعتی صارفین کے لئے مقررشدہ کوٹا عوام استعمال نہیں کر سکیں گے۔ صنعتی صارفین کے لئے پرمٹ ڈائریکٹر محکمہ صنعت مغربی پاکستان جاری کریں گے۔

## مہاجرین کو وزیر بحالیات کا مشورہ

پشاور ۲۲ دسمبر:۔ وزیر بحالیات جنرل اعظم خان نے کل مہاجرین کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہر بات کے لئے حکومت سے امداد حاصل کرنے کی کوشش خود اعتمادی کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہے۔ جنرل اعظم خان نے آج متروکہ مکانات کے لئے قرعہ اندازی کی ذاتی نگرانی کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ ناجائز طریقوں سے دولت سمیٹنے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائیگا۔ اور جو شخص بھی متروکہ جائیداد پر ناجائز طور سے قابض پایا گیا اسے بڑی کڑی سزا ملے گی۔



# پنڈت نہرو نے چو این لائی سے ملاقات کی دعوت مسترد کردی

## شدید اختلاف رائے کے پیش نظر اصولوں پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں

نئی دہلی ۲۲ دسمبر۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کو ملاقات کی جو دعوت دی تھی پنڈت نہرو نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ مسٹر چو این لائی نے پنڈت نہرو سے کہا تھا کہ وہ سرحدی تنازعات پر بات چیت کے لئے ۲۶ دسمبر کو چین کے کسی شہر یا رنگون میں ان سے ملنا چاہتے ہیں۔

مسٹر چو این لائی کی دعوت مسترد کرنے کا اعلان پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں کیا۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں مسٹر چو این لائی کے تازہ مراسلہ کا جواب بھیج دیا ہے۔ جس میں میں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جب تک ہمارے درمیان حقائق کے بارے میں اس قدر اختلاف رائے موجود رہے گا۔ ہم اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکیں گے۔ پنڈت نہرو نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ انہوں نے ۲۶ ستمبر اور بعد ازاں ۱۶ نومبر کو چینی وزیر اعظم کے نام مراسلات میں سرحدی تنازعہ کے تصفیے کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں اور جن میں تاریخ روایات اور معاہدوں کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ متنازعہ علاقے بھارت کا داخلی حصہ ہیں۔ مسٹر چو این لائی نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں ان مراسلوں کے جواب کا ابھی تک منتظر ہوں۔

پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ سرحدی تنازعہ کے تصفیے کے لئے میری تجاویز معقول اور مناسب تھیں اور اگر مسٹر چو این لائی انہیں مان لیتے تو جھگڑا ختم کرنے میں بڑی مدد مل سکتی تھی بھارتی وزیر اعظم نے اپنی اس خواہش کا بھی اعادہ کیا کہ وہ اس تنازعہ کے تصفیے کے لئے بات چیت آخر دم تک جاری رکھیں گے۔ تاہم آپ نے کہا ہماری یہ خواہش ہمیں کوئی ایسا قدم اٹھانے سے روک نہیں سکے گی جو ہم اٹھانا چاہتے ہوں۔

## خریداران الفضل کیلئے ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے روزانہ خریداران کی چٹیں نئے سرے سے چھپ رہی ہیں۔ اگر کسی دوست نے اپنے پتے میں کوئی درستی یا تبدیلی کروانی ہو تو وہ جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (مینجر الفضل)

## درخواست دعا

خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ میری ان تمام پریشانیوں کو دور کر دے۔ آمین

(حافظ نیاز احمدؐ الفردوس کلاتھ مرچنٹ انارکلی لاہور)

## اشتہار زیر دفعہ ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

### بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر با اختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن نمبر ۳ موضع چک نون تحصیل جھنگ

احمد خاں ولد محمود خاں۔ امیر۔ غلام پسران بہادر۔ قوم سیال تگھیانہ سکنہ چک نون تگھیانہ

بنام

دلایا رام۔ صاحب دتہ مل۔ دیوی رائے۔ چمنداس۔ رام جی داس پسران پشاندی لال پسران لدھا رام گنگا رام رام چندر پسران بیوتہ۔ جھگڑا رام پشینو رام۔ جیون داس پسران امیر چند غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۲۲ بقدر ۱۲ مرلہ موضع چک نون جمعبندی ۱۹۵۳-۵۴ء مقدمہ مندرجہ بالا میں دلایا رام وغیرہ غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۲/۱/۶۰ کو صبح نو بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۶/۱۲/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ........ مہر عدالت

# کمیونسٹ چین سے گفت و شنید کے سوا کوئی چارہ نہیں

## بھارتی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل رات پارلیمنٹ کے ایوان زیریں لوک سبھا میں کہا کہ کمیونسٹ چین سے گفت و شنید ناگزیر ہے۔ بات چیت ضرور ہونی چاہیئے خواہ اس کے نتائج کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ پنڈت نہرو نے کہا گفت و شنید سے انکار کو دنیا پسند نہیں کرے گی۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ گفت و شنید کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے آپ کو اور مضبوط بھی کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ بات چیت سے مطلوبہ نتائج صرف اسی صورت میں برآمد ہو سکتے ہیں کہ گفتگو طاقت کی پشت پناہی حاصل ہو۔

کل بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس ختم ہو گیا اس سے پہلے صبح ایوان بالا راجیہ سبھا سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا تھا " مناسب مرحلہ آنے پر میں وزیر اعظم چین چو این لائی سے ملاقات کروں گا۔ کیونکہ مسائل کی سنگینی کے پیش نظر بات چیت کے سوا چارہ نہیں۔ تاہم مسٹر چو این لائی مجھ سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ " میں ان سے ایک ہفتے کے اندر کسی تیسرے ملک میں ملاقات کروں "

(یاد رہے مسٹر چو این لائی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ دونوں رہنما اگلے ہفتے میں چین یا رنگون میں ملاقات کریں) پنڈت نہرو نے کہا " افسوس ہے مسٹر چو این لائی نے اپنے خط میں پرانے دعوے دہرائے ہیں۔ تاہم میں خوش ہوں کہ انہوں نے مجھ سے ملاقات کرنے اور نزاعی مسائل پر بحث کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ بھارت اور چین کو پر امن طریق سے ہی سرحدی مسئلہ طے کرنا چاہیئے۔ الٹی میٹم یا جنگ سے یہ مسئلہ طے نہیں ہو سکتا۔"

پنڈت نہرو نے کہا دونوں ملکوں میں جنگ شروع ہو گئی تو یہ غیر معین عرصہ تک جاری رہے گی کیونکہ نہ تو چین بھارت کو مغلوب کر سکتا ہے اور نہ ہی بھارت چین کو فتح کر سکتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ تنازعہ دو انقلابات کے درمیان تصادم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا گفت و شنید کے ذریعہ ہی یہ سلجھایا جا سکتا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا چین نے بھارت کے بارے میں کوئی اچھا طرز عمل اختیار نہیں کیا۔ لیکن جواب میں چین کا سا رویہ اختیار کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

# ڈاکٹر عبدالسلام کا دورہ ہندوستان

(بقیہ صفحہ اول)

مسند صدارت پر متمکن ہونے کا امتیازی فخر حاصل ہے۔

ڈاکٹر سلام ہندوستانی یونیورسٹیوں کے اس دورے میں دہلی، لکھنو، علیگڑھ، پٹنہ، مدارس، حیدر آباد اور بمبئی میں خصوصی لیکچرز دیں گے نیز ۲ جنوری کو بمبئی میں آل انڈیا سائنس کانگرس سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ نئی دہلی روانہ ہونے سے قبل آپ نے ایک پریس ملاقات میں اپنے اس دورے کو خیر سگالی کے مشن سے تعبیر فرمایا نیز اس امر پر حکومت ہندوستان کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے آپ کو مدعو کر کے وہاں کی یونیورسٹیاں اور تحقیقاتی ادارے دیکھنے اور سائنسدانوں سے ملنے کا موقع بہم پہنچایا ہے۔

جب آپ نئی دہلی روانہ ہوئے تو پاکستان سائنس کمیشن کے سیکرٹری ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ عثمانی اور بعض اور سائنسدان آپ کو رخصت کرنے کے لئے والٹن کے ہوائی اڈہ پر آئے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر سلام بھارتی یونیورسٹیوں کا دورہ کرنے کے بعد ۱۵ جنوری کو کراچی واپس پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

# لجنہ اماء اللہ انگلستان کی استقبالیہ تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

کہا نیز لجنہ کی سیکرٹری بیگم صاحبہ محمد نسیم صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے ایڈریس پڑھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور لنڈن مشن کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے اپنی جوابی تقریر میں اشاعت اسلام کے ضمن میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور لنڈن مشن کی مساعی اور اس کی نیک شہرت پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ممبرات لجنہ کی خوش اسلوبی کارکردگی کی وجہ سے یہ تقریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

# ربوہ کے نزدیک موضع احمد نگر میں بنیادی جمہوریتوں سے متعلق پبلک جلسہ

احمد نگر ——— یہاں ۲۰ دسمبر کو بعد دوپہر زیر صدارت جناب میاں حمید اصغر صاحب علاقہ مجسٹریٹ چنیوٹ ایک عوامی جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب حسن رضا صاحب گردیزی تحصیلدار چنیوٹ نے ایک نہایت دلچسپ اور موثر تقریر فرمائی۔ آپ نے پنجابی زبان میں عام فہم انداز میں قانون قدرت کی مثالوں سے واضح کیا کہ مسلمانوں بالخصوص باشندگان پاکستان کا فرض ہے۔ کہ جو سنہری موقعہ انہیں اس وقت اخلاقی اور اقتصادی اور ملکی ترقی کے لئے مل رہا ہے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

آپ نے فرمایا کہ انقلابی حکومت اپنے فرائض کو بہترین رنگ میں ادا کر رہی ہے۔ اور اس وقت بنیادی جمہوریت کے انتخابات کو بھی آزادانہ ماحول میں سرانجام دیا جا رہا ہے۔ وہ بھی حکومت کا ایک کارنامہ ہے۔ ان انتخابات میں آپ لوگ پوری آزادی مگر عقلمندی اور ملکی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح اور مناسب نمائندے منتخب کریں۔ ووٹ کی پرچی ایک کلہاڑا ہے۔ خواہ آپ بڑے آدمیوں کو منتخب کر کے اسے اپنے سر پر مار لیں۔ خواہ اچھے اور صحیح آدمی چن کر یہ کلہاڑا پاکستان کے دشمنوں کے سر پر مار دیں۔ بہر حال آپ اپنی پوری ذمہ داری کا احساس کریں۔

محترم جناب صاحب صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں بھی اس بات پر زور دیا کہ ملک کے تمام لوگوں کو پورے تعاون اور پوری سمجھ سے ایسے ہی نمائندے منتخب کرنے چاہئیں جو علاقہ کے لئے مفید کام کر سکیں اور نیک اور خدا ترس ہوں۔ ہر دو تقاریر کے دوران نعرہ ہائے تحسین بلند ہوتے رہے اور بھی بعض تقاریر ہوئیں مڈل سکول احمد نگر کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے سب حاضرین کی طرف سے دلی شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

# بس کمپنی کو بسیں چلانے کی ممانعت

راولپنڈی ۲۳ دسمبر:۔ حکومت آزاد کشمیر نے مری ہل ٹرانسپورٹ کمپنی کو آزاد کشمیر میں بسیں چلانے کی ممانعت کر دی ہے۔ چنانچہ ایک حکم میں کہا گیا ہے کہ جب تک اس کمپنی کی تمام بسوں کا مکمل معائنہ نہیں ہو جاتا۔ اور انہیں موزونیت کے سرٹیفکیٹ جاری نہیں کر دیئے جاتے کمپنی کو اس علاقہ میں بسیں چلانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ حکم مظفر آباد کے قریب اس مہلک حادثے کے بعد دیا گیا ہے جس میں کئی مسافر ہلاک اور زخمی ہو گئے تھے۔ دریں اثنا ایک سرکاری اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہلاک ہونے والے مسافروں کی تعداد تیرہ ہے۔ پولیس حکام نے ہلاک ہونے والے باقی افراد کے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ بتانے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ صدر حکومت آزاد کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ حادثہ کی تحقیقات کوئی مجسٹریٹ کریگا۔ (مفصل خبر صفحہ ۳ پر)

# اعلان نکاح

مکرم منظر محمود سلمہ اللہ (نیشنل ہیلتھ اینڈ ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اٹاوہ کینیڈا) ولد خان صاحب قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ عفت سعیدہ بی اے بنت ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور بھارت کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے بروز اتوار ۱۳ دسمبر ۱۹۵۹ء کو پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر طرح سے مبارک اور بابرکت ہو۔ (آمین) اس خوشی میں والدہ صاحبہ اختر محمود صاحب نے مبلغ ایک روپیہ بطور اعانت الفضل عنایت فرمایا ہے۔

(مینیجر الفضل)

# درخواست دعا

میری پھوپھی صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ درمیان میں افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر اب نقاہت اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں۔ مولا کریم انہیں شفا کاملہ عطا فرما دے۔ (آمین)

(رشید احمد چغتائی عفی عنہ)
(سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ)